اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ نستعین

کرنسی کے کاروبار کی شرعی حیثیت

انڈیا سے ہمارے ایک قاری (جناب شرجیل شیخ صاحب) نے سوال کیا ہے کہ فوریکس یعنی کرنسی کے کاروبار کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

فقہ کے دو بڑے ماخذ قرآن وسنت میں سے سنت میں متعدد احادیث مبارکہ ہیں جن سے کرنسی کے کاروبار کی اساس کا پتہ چلتا ہے۔ اور مختلف کرنسیوں کے تبادلہ کے اصول ان سے منضبط ہوتے ہیں۔ ان احادیث میں سے ایک شہرت یافتہ حدیث حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والشعير بالشعيروالتمر بالتمروالملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء يدا بيد، فاذا اختلفت هذه الاصناف فبيعوا كيف شئتم اذا كان يدا بيد(صحيح مسلم)**

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کی بیع سونے کے بدلے میں چاندی کی بیع چاندی کے بدلے میں، اور گندم کی بیع گندم کے بدلے میں، جو کی بیع جو کے بدلے میں، کھجور کی بیع کھجور کے بدلے میں اور نمک کی بیع نمک کے بدلے میں برابر برابر اور نقدا نقد ہو، اور اگر یہ اجناس مختلف ہو جائیں تو جس طرح چاہو بیچ سکتے ہو جب نقدا نقد ہوں۔

اسی طرح حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: **لا تبيعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها عن بعض، ولا تبيعوا منها غائبا بناجز (صحيح بخاری)**

یہ دونوں حدیثیں اس بات کی صریح دلیل ہیں کہ سونا اور چاندی الگ الگ جنس ہیں۔ اہل علم متعدد فقہی مجالس (Fiqhee Forums) میں اسی بنیاد پر قراردادوں کی صورت میں یہ واضح کر چکے ہیں کہ فقہاء کے بیان کردہ حکم شرعی کے مطابق درہم اور دینار دو مختلف جنسیں ہیں۔ احادیث مبارکہ میں مذکور سونے چاندی کے سکوں (کرنسی) پر معاصر فقہاء نے کاغذی کرنسی اور معدنی کرنسی (سکے) کو قیاس

☆فرض وہ فعل ہے جسے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہو اور جسے جان بوجھ کر ترک کرنا سخت گناہ ہے☆

کیا ہے۔اور یہ قرار دیا ہے کہ مختلف ممالک کی کرنسیاں مختلف اجناس ہیں۔اور ہر ملک کی کرنسی ایک مستقل جنس ہے۔انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی کی قرارداد کے مطابق یہ کرنسیاں زرِ اعتباری ہیں کہ ہر ملک کے اپنے طور پر انہیں کرنسی قرار دینے کی وجہ سے یہ کرنسی قرار پائی ہیں۔ چنانچہ ہر ملک کی کرنسی ایک مستقل جنس ہے۔اسی وجہ سے یہ امر طے شدہ ہے کہ ایک ہی کرنسی کا اگر اس کے مختلف اجزاء سے تبادلہ ہو (جیسے سکوں کا نوٹوں کے ساتھ) تو ان کے تبادلہ میں قدر (Value) میں کمی بیشی نہیں کی جاسکتی اور ان کا لین دین یدا بید یعنی فوری اور نقد اور ایک ہی مجلس میں ہونا ضروری ہے۔ہاں اگر جنس بدل جائے تو قدر (Value) کے فرق کے ساتھ لین دین جائز ہوگا۔تاہم ایک ہی مجلس میں تقابض یعنی کرنسی کو تحویل میں لینا شرط ہے۔

کرنسیوں کی تجارت کا شرعی حکم

کرنسیوں کی تجارت شرعاً مباح ہے۔کیونکہ یہ سونے چاندی اور نقود کی خرید وفروخت کے بارے میں موجود عمومی دلائل اور شرعی حکم کے زمرے میں آتی ہیں۔اور یہ منافع کمانے کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔لہذا جب تک کوئی اور سبب حرمت یا کراہت کا نہ پایا جائے یہ اباحت کے عمومی حکم میں داخل ہے۔اور اس پر دلیل وہ احادیث مبارکہ ہیں جس میں کرنسیوں کے تبادلہ کا حکم پایا جاتا ہے چنانچہ فقہاء نے انہی سے استنباط کرکے احکامِ صرف (Exchange of Currencies) بیان کئے ہیں۔لہذا کرنسی کاروبار میں اگر ان احکام وضوابط کے خلاف کوئی عمل ہوگا تو یہ ناجائز قرار پائے گا۔

اب کرنسی کے کاروبار کے سلسلہ میں چند وضاحتیں پیش خدمت ہیں جنہیں Shariah Ruling on trading in currencies. کہا جاسکتا ہے۔اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ:

کرنسی کا کاروبار جائز ہے بشرطیکہ یہ حسب ذیل شرعی احکام وضوابط کے مطابق ہو۔

(الف) کرنسی کا تبادلہ کرنے والی دونوں پارٹیاں جدا ہونے سے پہلے مطلوبہ کرنسیاں اپنی تحویل میں لے لیں اور کرنسیوں پر ان کا قبضہ ہوجائے یہ قبضہ دو میں سے کسی ایک صورت میں ہونا

☆ لاثواب الا بالنیة ☆ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے ☆ (فقہی ضابطہ)

کافی ہے، حقیقی قبضہ یا حکمی قبضہ۔

(ب) ایک ہی ملک کی ایک ہی جنس کی کرنسی کا تبادلہ جب کہ ان میں سے ایک کاغذی کرنسی ہو اور دوسری معدنی (جیسے ایک پاؤنڈ کا نوٹ اور ایک پاؤنڈ کا سکہ) اسی صورت میں جائز ہے جبکہ ان کی قدر (Value) یکساں ہو۔

(ج) کرنسی کے تبادلہ کا معاہدہ کرتے وقت کوئی ایسی شرط نہیں لگائی جا سکتی جس میں ایک یا دونوں طرح کی کرنسی کی قدر (Value) بعد میں ادا کرنے کو کہا گیا ہو اور نہ ہی خیار شرط رکھا جاسکتا ہے۔

(د) کرنسی کی تجارت کا معاملہ احتکار کی غرض سے یا افراد اور سوسائٹیز کو نقصان پہنچانے کی غرض سے نہ ہو۔

(ھ) کرنسی کی تجارت کا معاملہ بازار مستقبل (Future Market) یا فارورڈ مارکیٹ میں نہ ہو۔

کرنسی کا لین دین فارورڈ کرنسی کنٹریکٹ کے لئے کرنا حرام ہے۔اس ضابطہ کا اطلاق ایسے تمام معاملات پر ہوگا جہاں فارورڈ ایکسچینج مارکیٹ کے ذریعہ مستقبل میں ادائیگی کا وعدہ یا مستقبل میں ادائیگی کا معاہدہ کیا جائے اور زر مبادلہ کے دونوں اطراف میں سے کسی بھی طرف پر تبادلہ کرنے والے فریقوں میں سے کسی بھی فریق کا قبضہ نہ ہوا ہو۔

ادھار پر کرنسی کا لین دین جائز نہ ہوگا اگرچہ اس کا مقصد کسی ایسے نقصان سے بچنا ہو جو کسی کرنسی کی قیمت کے متوقع طور پر گر جانے کے باعث ہو سکتا ہو۔

ایسے ادارہ کو جسے مستقبل میں کرنسی کی ویلیو گرنے کے باعث نقصان کا اندیشہ ہو حسب ذیل امور کی اجازت ہے۔

(ا) مختلف کرنسیوں میں ایسے قرضوں کا اجراء جن پر کوئی اضافی فائدہ یا سود نہ لیا جائے۔اور دو قرضوں کا آپس میں کوئی معاہداتی ربط نہ ہو۔

(ب) مختلف قسم کے مال کی خریداری یا اسی کرنسی میں مرابحہ کنٹریکٹ میں شمولیت۔

کسی بھی مالی ادارہ اور گاہک کے لئے جائز ہے کہ وہ (مرابحہ کی طرح) کسی ادھار والے کاروبار میں قسطوں کے تعین کے وقت یہ بات طے کرلیں کہ ادائیگی کسی دوسری کرنسی میں ہوگی۔اور یہ کہ ادائیگی کے دن ادائیگی نرخ حاضر (sopt Rate) سے کی جائیگی۔

کرنسی کی خرید وفروخت میں قبضہ کا معاملہ

کرنسی کاروبار کے احکامات میں کرنسی کی قدر ومقدار کی مماثلت اور ایک ہی مجلس میں قبضہ کی شرط ہے اور اختلاف جنس کی صورت میں اسی مجلس میں صرف قبضہ لینے کی جو بات ہے یہ کرنسیوں کے حوالہ سے وارد احکام شرعیہ کی بنیاد پر ہے۔

قبضہ حقیقی بھی ہوسکتا ہے اور حکمی بھی۔مختلف اشیاء کا قبضہ ان کی ماہیت اور حیثیت کے اعتبار سے عرف کے مطابق تسلیم کیا جائے گا۔حقیقی قبضہ کے بارے میں فقہاء فرماتے ہیں یتحقق **القبض الحقیقی بالمناولة بالایدی** کہ حقیقی قبضہ کسی چیز کو ہاتھوں میں لے لینے سے ہوتا ہے۔

حکمی قبضہ کیا ہے؟

مذکورہ بالا احکام میں جہاں حکمی قبضہ کی بات آئی ہے تو جاننا چاہئے کہ یہ حکمی قبضہ حقیقی قبضہ ہی کے حکم میں ہے۔کیونکہ شریعت اسلامیہ نے قبضہ کی کوئی خاص تعریف یا طریقہ بیان نہیں کیا۔لہذا اس میں عرف کا اعتبار کیا جائے گا اور قبضہ کا جوبھی طریقہ اہل زمان میں رائج ومعروف ہواور جس سے قبضہ یعنی تصرف کا حصول ممکن ہواور کرنسی کا رسک ٹرانسفر ہوتا ہو اسی کو اختیار کیا جائے گا۔اس کی بعض صورتیں اسی مضمون میں بیان ہوئی ہیں۔حکمی قبضہ کی مختلف صورتیں مجمع الفقہ الاسلامی کی قراردادوں میں بیان ہوئی ہیں (جنہیں مجلہ فقہ اسلامی کراچی اور اسلامک فقہ اکیڈمی کراچی نے کتابی صورت میں شائع کردیا ہے)ان صورتوں کے علاوہ بعض دیگر صورتیں مختلف اسلامی تحقیقاتی اداروں جیسے البرکہ سیمینار اور مجالس فتاوی نے بیان کی ہیں اس کی ایک مثال کریڈٹ کارڈ کا کوپن ہے۔

مضاربہ یا مشارکہ کے معاملات میں کرنسی کے لین دین میں کسی پارٹی کا کسی دوسری پارٹی کو ضمان فراہم کرنا تا کہ کرنسی کی قدر کم ہونے کی صورت میں نقصان سے بچا جاسکے ایک اہم مسئلہ ہے' اس کی شرعی حیثیت بیان کرتے ہوئے البرکہ سیمینارز کے نویں سیمنیار میں ایک فتوی میں طے پایا کہ اس کی سختی سے ممانعت ہونی چاہئے۔ (ملاحظہ ہو فتوی نمبر ۹/۵۔ البرکہ سیمنیارز)

جب کسی کرنسی کی خریداری کا معاملہ طے پا جائے تو معاملہ میں مذکور کرنسی کی پوری مقدار پر فریقین کے جدا ہونے سے پہلے مکمل لین دین (یعنی ادائیگی وقبضہ) ہونا شرط ہے۔

کرنسی کے لین دین میں کسی ایک فریق کا مطلوبہ کرنسی پر قبضہ کر لینا کافی نہیں ہوگا اور یہ سودا جائز نہیں ہوگا جب تک کہ دوسرا فریق بھی متبادل کرنسی پر قبضہ نہ کر لے۔ اسی طرح جزوی قبضہ سے بھی یہ تجارتی معاملہ جائز نہ ہوگا سوائے اس کے کہ جزوی قبضہ صرف اس جزو کے مقابل کافی ہوگا جس کے متبادل کی ادائیگی کردی گئی اور قبضہ لے لیا گیا جبکہ باقی حصہ کا قبضہ ملنے تک باقی حصہ کا سودا درست نہ ہوگا۔

حکمی قبضہ کسی چیز کو خریدار کے حوالہ کرنے اور اس پر خریدار کے تصرف سے عمل میں آتا ہے اگر چہ اس پر حسی طور پر قبضہ نہ پایا جاتا ہو۔ قبضہ کی شرعا اور عرفا تسلیم شدہ صورتوں میں سے حسب ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(الف): گاہک کے اکاؤنٹ میں کرنسی کی ایک مقدار کا جمع کروانا درج ذیل صورتوں میں ہوسکتا ہے۔

(۱) جب کوئی شخص یا ادارہ کسی شخص یا ادارہ کے اکاؤنٹ میں قابل ادائیگی رقم براہ راست یا بنک کے ذریعہ جمع کروادے۔

(۲)۔ جب کوئی گاہک کرنسی کے لین دین میں کسی ادارہ سے (عقد صرف) سپاٹ کنٹریکٹ کرے، اور ایک کرنسی دیگر دوسری کرنسی خرید رہا ہو جو کہ اس کے اکاؤنٹ میں پہلے ہی جمع کرادی گئی ہو۔

(۳) جب کوئی ادارہ یا بنک کسی گاہک کے حکم پر اس کے اکاؤنٹ سے ایک متعین مقدارِ کرنسی لے کر اسی کے دوسرے اکاؤنٹ میں جو کسی دوسرے بنک یا ادارہ میں ہو کسی دوسری کرنسی کی صورت میں منتقل کرے یا اس کے کہنے پر کسی دوسرے شخص کو ادا کرے، تو ایسی صورت میں اسے شریعت اسلامیہ کے قواعد عقدِ صرف یعنی

(Islamic Currency Exchange rules) کا خیال رکھنا ہوگا۔

مالیاتی اداروں (بنکوں) کو گاہکوں کو رقم کی منتقلی میں اتنی تاخیر کی اجازت دی جاسکتی ہے جتنی کہ عموماً گاہک کو کرنسی کی عملاً ادائیگی میں کرنسی مارکیٹ میں، مارکیٹ کے نظام کی وجہ سے ہوتی ہو۔

کرنسی وصول کرنے والا منتقلی کے اس عرصہ میں اس کرنسی سے کوئی فائدہ اٹھانے کا مجاز نہیں جب تک کہ بنک اس کے اکاؤنٹ میں کرنسی منتقل نہ کردے اور وہ اس کی ادائیگی ایک تیسرے شخص کو کرنے کے عملاً قابل نہ ہو جائے۔

(ب) کسی چیک کی وصولی بھی کرنسی پر ایک حکمی قبضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جبکہ چیک جاری کرنے والے کے اکاؤنٹ میں اتنی رقم ہو جتنی چیک پر درج ہے اور جس بنک کا وہ چیک ہے اس نے اتنی رقم ادائیگی کے لئے محفوظ (Block) کرلی ہو۔

(ج) کسی کریڈٹ کارڈ ہولڈر کے دستخط شدہ واؤچر کو کسی تاجر کا قبول کرنا، بھی واؤچر یا کوپن پر درج رقم کا حکمی قبضہ ہے، جبکہ کارڈ جاری کرنے والا مالیاتی ادارہ (یا بنک) اس تاجر کو وہ رقم بغیر کسی مدت موجلہ (یا تاجیل) کے ادا کردے۔

کرنسی کاروبار میں ایجنٹ کا کردار

کرنسی کے تبادلہ میں کسی کو وکیل (ایجنٹ) بنانا شرعاً جائز ہے۔ کیونکہ جو معاملہ آدمی خود کرسکتا ہے اس میں اپنا وکیل بھی بنا سکتا ہے۔ اور جس طرح کرنسی کا تبادلہ کوئی شخص خود کرسکتا ہے اسی

طرح اپنے وکیل کے ذریعہ بھی کرا سکتا ہے۔ہاں البتہ معاہدہ کے بعد قبضہ کا جو معاملہ ہے وہ عاقد (معاہدہ کرنے والے) کے ہاتھوں ہونا شرط ہے خواہ عاقد خود ہو یا وکیل۔اگر وکیل کو صرف قبضہ لینے کے لئے وکیل بنایا تو عاقدین (معاہدہ کرنے والوں) کے جدا ہونے سے قبل کرنسی کا قبضہ حاصل کرنا ضروری ہے نہ کہ وکیل کے جدا ہونے سے قبل۔نیز یہ کہ:

(الف) کرنسی کے کاروبار میں کسی ایسے شخص یا ادارہ کو ایجنٹ بنانا جائز ہے جو کرنسی کے لین دین کا معاہدہ کرنے،کرنسی وصول کرنے اور سپرد کرنے کا کردار ادا کرے۔

(ب) کرنسی کاروبار میں کسی ایسے شخص کو وکیل بنانا جائز ہے جسے کرنسی فروخت کرنے کا اختیار دیا گیا ہو لیکن اسے کرنسی اپنے قبضہ میں لینے کا اختیار حاصل نہ ہو، بشرطیکہ خود مالک یا اس کا کوئی اور ایجنٹ فریقین کے الگ ہونے سے پہلے کرنسی اپنی تحویل (قبضہ) میں لے لے۔

(ج) کرنسی کے تبادلہ کا معاہدہ کرنے کے بعد کرنسی پر قبضہ حاصل کرنے (وصول کرنے کے لئے) کسی کو ایجنٹ بنایا جا سکتا ہے۔بشرطیکہ وہ ایجنٹ تبادلہ کا معاملہ (Transaction) مکمل ہونے پر فریقین کے جدا ہونے سے قبل کرنسی اپنی تحویل میں لے لیں۔

کرنسی کاروبار میں جدید وسائل مواصلات کا استعمال:

اس کی اساس یہ ہے کہ نقود کی خرید وفروخت میں بنیادی بات باہمی رضامندی ہے۔اور اس پر جو چیز بھی دلیل بنے خواہ عرف ہی ہو اس پر اعتماد کیا جائے گا۔جدید وسائل مواصلات کا استعمال بھی اسی سے تعلق رکھتا ہے۔انٹرنیشنل اسلامک فقہ اکیڈمی نے اس سلسلہ میں ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں فقہاء کے اس اصول سے تائید حاصل کی ہے کہ عقد،تحریری بھی ہوسکتا ہے، اور قابل فہم اشارہ بھی عقد کے لئے کافی ہے چنانچہ جدید مواصلاتی وسائل جیسے ٹیلیگرام،ٹیلیکس،فیکس،اور انٹرنیٹ وغیرہ،اسی زمرے میں آتے ہیں۔مزید یہ کہ:

(الف) کرنسی کاروبار کا ایسا معاہدہ جو دو ایسے فریقوں کے مابین ہوا ہو جو دو مختلف مقامات پر ایک دوسرے سے بہت دور موجود ہوں اور انہوں نے یہ معاہدہ جدید وسائل مواصلات کا

☆العادة محكمة ☆عادت کو حکم بنایا گیا ہے (یعنی فیصلہ عرف کے مطابق ہوگا)

استعمال کرتے ہوئے کیا ہو، ایسے معاہدے کا شرعی حکم وہی ہوگا جو ایک ہی مجلس میں موجود معاہدہ کرنے والوں کا ہے۔ اور ان پر وہی شرعی احکام لاگو ہوں گے جو ایک مجلس میں معاہدہ کرنے والوں پر لاگو ہوتے ہیں۔

(ب) جدید مواصلاتی وسائل کی مدد سے کئے گئے معاہدہ بیع وشراء میں، بیع کی پیش کش کرنے والے نے اگر پیش کش کسی محدود مدت کے لئے کی ہے تو اس مدت کی پابندی اس پر لازم ہوگی۔ اور اس مدت کے اندر جب تک دوسرا فریق اس پیش کش کو قبول نہ کرے، اور مبیع کا حقیقی یا حکمی قبضہ حاصل نہ کرلیا جائے، بیع کا یہ معاملہ مکمل نہ ہوگا۔

کرنسی کی خرید وفروخت میں باہمی وعدہ کی حیثیت

کرنسی کی خرید وفروخت میں باہمی وعدہ کی حرمت جمہور فقہائے کرام کے اقوال سے ثابت ہے۔ طرفین کا آپس میں بدلہ کا وعدہ جس کے ایفاء کے فریقین پابند ہوں ایک معاہدہ کی طرح ہے۔ اور چونکہ اس کے بعد طرفین کی عدم دلچسپی کے باعث عموماً قبضہ کی نوبت نہیں آتی اس لئے یہ جائز نہیں۔

اور چونکہ مالی اداروں کا عرفِ غالب یہ ہے کہ وعدہ کی پابندی فریقین پر لازم ہوتی ہے اگرچہ تحریری طور پر اس پابندی کا کوئی تذکرہ نہیں ہوتا، تاہم یک طرفہ وعدہ عقدِ صرف میں ممنوع نہیں اگرچہ اس میں پابندی کا ذکر ہو۔

مزید یہ کہ:

(الف) کرنسی کی خرید وفروخت میں ایسا باہمی وعدہ جو فریقین کو پابند کرتا ہو ممنوع ہے۔ اگرچہ یہ وعدہ کرنسی کی قدر کم ہونے (Currency devaluation) کے خطرات کے پیش نظر ہو۔ تاہم یک طرفہ وعدہ جائز ہے، اگرچہ پابند کرنے والا ہو۔

(ب) کرنسی کی متوازی خرید وفروخت درج ذیل مفسد وجوہات کی بناپر جائز نہیں۔

(ا) چونکہ اس میں دونوں کرنسیوں کی سپردگی اور قبضہ نہیں پایا جاتا، اس لئے یہ ایک ایسا معاملہ

ما جاز لعذر بطل بزوالہ ☆ جس کا استعمال عذر کی وجہ سے جائز ہو عذر ختم ہوتے ہی جواز بھی ختم ہو جائے گا

تجارت ہوگا جسے کرنسی کی بیع مؤجل کہا جاسکتا ہے اور وہ ممنوع ہے۔

(۲) ایک معاہدہ بیع نقود کو دوسرے معاہدہ بیع نقود کے ساتھ مشروط کرنا۔

(۳) عقد صرف میں فریقین کو ایک دوسرے کے ساتھ وعدہ پر کرنسی کے لین دین کا پابند کرنا۔

(ج) مشارکہ و مضاربہ میں فریقین کا ایک دوسرے کے لئے کرنسی کاروبار میں کسی خطرہ (Risk) کا ضامن ہونا جائز نہیں، ہاں البتہ کوئی تیسرا فریق اپنی مرضی سے ضامن ہوسکتا ہے بشرطیکہ یہ ضمانت معاہدہ بیع وشراء میں درج نہ ہو۔

دین بذمہ فریقین (Debt)، کرنسیوں کا تبادلہ

اس معاملہ کی اساس بعض نصوص سے ثابت ہے جیسا کہ حدیث ابن عمر (رضی اللہ عنہما) میں ہے

: قال اتیت النبی ﷺ فی بیت حفصة رضی الله عنها فقلت یارسول الله رویدک اسئلک ، انی ابیع الابل بالبقیع فابیع بالدنانیر واخذ الدراهم وابیع بالدراهم واخذ الدنانیر، اخذ هذه من هذه واعطی هذه من هذه ، فقال رسول الله ﷺ لا باس ان تاخذ بسعر یومها مالم تفترقا وبینکما شئی (سنن ابی داود و ترمذی، والنسائی وابن ماجه)

(ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے کاشانہ اقدس پر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں جناب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں بقیع میں اونٹوں کی خرید وفروخت اس طرح کرتا ہوں کہ دیناروں کے عوض اونٹ بیچتا ہوں اور ان کے دراہم لے لیتا ہوں، اور کبھی دراہم کے عوض بیچتا ہوں اور ان کے دینار لے لیتا ہوں۔ میں ان میں الٹ پھیر کرتا رہتا ہوں۔ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم اسی روز کے بھاؤ سے ایسا کرو تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ فریقین کے الگ ہونے سے پہلے یہ عمل ہوجائے۔

اس طرح کے معاملات میں بعض صورتیں مقاصہ کی ہیں جو شرعا جائز ہیں۔

☆جب حقوق باہم متعارض ہوں تو ان میں جس کا وقت تنگ ہوا سے ترجیح حاصل ہوگی☆

چنانچہ ایسی رقوم کا جو فریقین کے ایک دوسرے پر دین(Debt) ہوں، کرنسی لین دین کے ذریعہ ادا کرنا جائز ہے، جبکہ اس کے نتیجہ میں باہمی دین طے(Settle) پا سکتے ہوں۔اور کسی مبادلہ نقود (Exchange of Currencies) کے معاملہ کی بجائے اس طرح فریقین اپنے اپنے دین سے بری الذمہ ہو سکتے ہوں۔اس کی حسب ذیل صورتیں ممکن ہیں۔

(ا) ایک شخص کا دوسرے پر دین ہے اور وہ درہموں کی صورت میں ہے جبکہ دوسرے کا اس پر دین ہے اور وہ دیناروں کی صورت میں ہے، اگر فریقین درہم و دینار کی قیمت کا ریٹ طے کرلیں اور پورے دین یا اس کے کچھ حصہ کا آپس میں لین دین کر کے دین ختم کرلیں تو ایسا کرنا جائز ہے اور اسے اصطلاح میں مقاصہ (Set-off) کہتے ہیں۔

(ب) کسی شخص پر کسی کا دین تھا اور وہ اس دین کی ادائیگی کرنا چاہتا ہے، لیکن دین کسی اور کرنسی میں ہے اور ادائیگی کسی دوسری کرنسی کے ذریعہ کرنا چاہتا ہے تو اسی روز کے نرخ (Spot exchange rate) پر جس روز یہ دین ادا کرنے کا خواہشمند ہے فوری تبادلہ وادائیگی (Spot transaction) کے ذریعہ کرسکتا ہے۔

معاملہ صرف اور حوالہء نقود کا مرکب ہونا۔

صرف مع حوالہ کے معاملہ کی اساس حکمی قبضہ ہے جو کہ حوالہ کے لئے پیش کی گئی رقم کو اس کرنسی کی صورت میں تحریر کرلینے سے جو پیش کی گئی اور اس کرنسی کے نوٹ کرلینے سے جس میں حوالہ مطلوب ہے مکمل ہوتا ہے۔انٹرنیشنل اسلامک فقہ اکیڈمی نے اس سلسلہ میں ایک قرارداد پاس کی جس کی عبارت اس طرح ہے:

اگر کرنسی ٹرانسفر کا معاملہ اس طرح ہو کہ ٹرانسفر کرانے والا ایک کرنسی دیگر دوسری کرنسی میں ٹرانسفر کرانا چاہے تو ایسے معاملہ کو صرف وحوالہ کا معاملہ کہا جائے گا۔اور اس میں "صرف" (Exchange of Currency) پہلے ہوگا اور حوالہ(Transfer) بعد میں۔اور یہ عمل

کسٹمر کے بنک کو ایک کرنسی ادا کرنے اور بنک کے اس کرنسی کو اپنی بکس میں ٹرانسفر کے ریٹ کے ساتھ درج کرنے سے شروع ہوگا اور پھر اس کے بعد حوالہ (Transfer) کا معاملہ اس طور پر ہوگا جس کا ذکر اس مضمون میں موجود ہے۔

اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ کوئی شخص رقم ٹرانسفر کرانا چاہتا ہے اور جو کرنسی وہ پیش کررہا ہے اس کی بجائے دوسری کرنسی میں حوالہ یا ٹرانسفر کا طلبگار ہے (مثلاً روپے دیکر ڈالرز میں ٹرانسفر) تو ایسا کرنا جائز ہے۔ کیونکہ اس کی صورت یہ ہے کہ وہ روپے کے بدلے ڈالرز خرید رہا ہے اور پھر ان ڈالرز پر حقیقی یا حکمی قبضہ کے بعد جو کہ بنک ڈرافٹ کی صورت میں ہوسکتا ہے، حاصل کرکے اسے (کسی دوسرے کے نام یا کسی دوسرے ملک) ٹرانسفر کروا رہا ہے تو ٹرانسفر کرنے والا ادارہ یا بنک اس سے ٹرانسفر فیس لے سکتا ہے۔)(یہ صورت کرنسی کے تبادلہ اور تحویل کے مرکب کی ہے)

مالیاتی اداروں کے ذریعہ کرنسی کی تجارت کی صورتیں۔

اگر کوئی بنک کرنسی کا کاروبار کرنے والے اپنے کسٹمر کو بعض مفت مالی مراعات فراہم کرے تو یہ معاملہ ایسا ہوگا کہ جیسے کسی غیر مملوکہ چیز کی بیع وشراء، اور جو چیز کسی کی ملکیت میں نہ ہو اس کی بیع شرعاً ممنوع ہے۔

تاہم وہ صورت جس میں کرنسی کا کاروبار کرنے والا کسٹمر بنک سے ادھار لے تو یہ مملوکہ چیز کی بیع کا معاملہ ہوگا لیکن حکم شرعی اس میں مختلف ہے کہ مالی ادارہ یا بنک جب کسٹمر پر یہ شرط عائد کرے کہ وہ قرض لئے گئے مال سے صرف کرنسی کا کاروبار کرے گا، تو یہ قرض اور معاوضہ کا معاملہ بنے گا۔ اور وہ شرعاً منع ہے کیونکہ اس میں قرض دینے والا فائدہ لے رہا ہے۔ ہاں اگر یہ شرط نہ لگائی جائے تو ممانعت ختم ہوجائے گی۔

مالیاتی اداروں کے ذریعہ کرنسی کی تجارت کی وہ صورتیں جو جائز نہیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص کسی مالیاتی ادارہ کے ذریعہ کرنسی کے کسی کاروبار میں اس طرح سرمایہ کاری کرے کہ وہ اپنے پاس موجود رقم سے زیادہ رقم کی سرمایہ کاری کررہا ہو۔اور کسی مالیاتی ادارہ سے کریڈٹ کی سہولت حاصل کر کے سرمایہ کاری کررہا ہو،تو یہ صورت ناجائز ہے۔

(ب) اگر کوئی مالیاتی ادارہ اپنے کسی کسٹمر کو اس شرط پر سرمایہ فراہم کرے کہ وہ کرنسی کا کاروبار اس ادارہ کے سرمایہ ہی سے کرے گا اور کسی دوسرے کے سرمایہ سے نہیں کرے گا تو اس ادارہ کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں۔اور اگر یہ شرط نہ ہوتو پھر شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔

بعض اصطلاحات کی تعریفات

المتاجرۃ فی العملات

اس سے مراد کسی کرنسی کا اس غرض سے خریدنا ہے کہ اسے فروخت کرکے نفع حاصل کیا جائے۔المتاجرۃ فی العملات اور بیع العملات میں فرق ہے متاجرۃ میں کرنسی خریدنے کا مقصد اسے فروخت کر کے نفع کمانا ہے۔(جبکہ بیع العملات بغیر غرض نفع کسی کرنسی کی اکائیاں جیسے بڑے نوٹوں کے بدلے چھوٹے نوٹ یا سکے وغیرہ فراہم کرنا ہے) تاہم متاجرۃ فی العملات اور بیع العملات دونوں پر احکام صرف کا اطلاق ہوتا ہے۔

صرف مافی الذمہ

اس سے مراد ایسے دین کی ادائیگی ہے جو دواشخاص کے ذمہ ہواور وہ دونوں کرنسی کے تبادلہ کے ذریعہ اس کی باہمی ادائیگی کرنا چاہیں ۔مثلا ایک کے ذمہ دوسرے کے دینار ہیں اور دوسرے کے ذمہ پہلے کے درہموں کی ادائیگی ہے۔تو وہ اس طرح دراھم کا دیناروں سے تبادلہ کرتے ہوئے دین ادا کرسکتے ہیں۔

المقاصۃ یا تطارح الدینین

دوشخصوں کا ایک دوسرے پر دین ہو اور وہ دونوں دین کی باہمی ادائیگی کرنا چاہیں اور دونوں دومختلف کرنسیوں سے یہ دین ساقط کرنے کے خواہش مند ہوں تو چاہیئے کہ کرنسیوں کی مارکیٹ ویلیو معلوم کر کے ان کی قدر کا تعین کرلیں اور پھر پورے دین یا اس کے اتنے حصہ کی ادائیگی کرلیں جتنی رقم ان کے پاس ہو۔ یہ عمل مقاصہ یا تطارح الدینین کہلاتا ہے۔

التخلیۃ فی القبض الحکمی

اس سے مراد کسی عاقد (معاہدہ کرنے والے) کا معقود علیہ (جس چیز کے لینے کا معاہدہ ہوا ہے) کو حاصل کرنے یا اس پر بلا کسی رکاوٹ کے قابض ہونے کی قدرت ہے۔

خیار الشرط

اس سے مراد بائع ومشتری کا وہ اختیار ہے جس کی بناء پر وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک (حسب معاہدہ) مدت خیار کے اندر اندر مبیع کا سودا منسوخ کرسکتے ہیں۔

المواعدۃ فی الصرف

اس سے مراد دو اشخاص کا کسی ایسے محدود یا غیر محدود وقت یا مدت کا تعین کرنا ہے جس میں وہ بیع صرف کا کوئی معاملہ کریں گے۔

مسودہ دیجئے کتاب لیجئے .... ہزاروں کتب کے طابع وناشر

طباعتِ کتب ہمارا خاص شعبہ ہے جمیل برادرز ناظم آباد نمبر۲ کراچی فون 0334-3319630